از: حبیب اللہ
03 Jun,2009

دفعہ 295: تحفظ ناموس رسالت یا مہلک ہتھیار؟

گستاخان کی زبان کو لگام دینے کیلئے بنائے جانے والا تحفظِ ناموس رسالت کا قانون 295-abc مخالفوں کو سبق سکھانے کے لئے ایک بہترین ہتھیار.........نظریاتی اختلاف کے باعث جھوٹے مقدمے صوفیاء کرام کو بدنام کرنے کی ایک ناپاک سازش.........عاشقان رسول ﷺ اس قانون کی زد میں۔ راہِ تصوف کا بلند ترین اعزاز دیدارِ مصطفیٰ ﷺ..........مخالفین کی نظر میں توہینِ رسالت کیوں؟ ایک مخصوص گروہ کے کارنامے........ان کے شکار معصوم لوگوں کی کچھ مثالیں حضرت گوہر شاہی مدظلہ العالی کا اس قانون پر بے لاگ تبصرہ

جب توہین رسالت کا قانون بنایا گیا تو اہل سنت والجماعت نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور اُمید کی کہ اب اُن لوگوں کو لگام ڈالی جا سکے گی جو دِن رات اسی دُھن میں لگے رہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں سے یہ ثابت کریں کہ حضور پاک ﷺ ہمارے جیسے ہی تھے۔ وہ آئے اُنہوں نے اللہ کا دین ہم تک پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر کے چلے گئے (معاذ اللہ)۔ جب قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی مہم چلائی گئی تو علماء ومشائخ نے اس میں بھرپور کردار ادا کیا اور اپنے مقصد میں کامیاب رہے۔ ایک گروہ نے جو اہلسنت کے ''شرک اور بدعتوں'' کے خلاف جہاد کر رہا ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے تنظیم بنائی اور قادیانیوں کے خلاف مہم میں شریک ہوا۔ قادیانیوں کو جب اقلیت قرار دے دیا گیا اور اس گروہ کے پاس کوئی کام نہ رہا تو اس نے تصوف کے خلاف جہاد کا بیڑا اُٹھایا اور ''شرک'' کو ختم کرنے کے لئے اولیائے کرام کی تعلیمات، مزارات کے خلاف پراپیگنڈے کو مقصد حیات بنایا۔

جب قانون توہین رسالت بنایا گیا تو جبر واستبداد کے شوقین لوگوں کے ہاتھ میں ایک ہتھیار آ گیا۔ اُنہوں نے یہ قانون ہر اُس آدمی کے خلاف استعمال کیا جس نے کسی معاملے میں اُن کی مخالفت کی کیونکہ یہ نا قابل ضمانت جُرم ہے اور دو سال تک ملزم جیل میں ہی رہتا ہے۔ سابق وزیر قانون خالد رانجھا نے یہ برملا اعتراف کیا کہ اس قانون کے تحت قائم کئے گئے نوے فیصد مقدمے جھوٹے ہیں۔ دِلچسپ بات یہ ہے کہ نوے فیصد مقدمے فقط ایک ہی تنظیم یعنی تحفظ ختم نبوت کی طرف سے دائر کئے گئے۔

ان مقدمات کا مقصد جہاں اپنے مسلک سے اختلاف رکھنے والے لوگوں کو ہراساں کرنا تھا وہاں تصوف کی بنیاد پر کاری ضرب لگانا بھی تھا۔ کسی بھی سالک کے لئے اپنے مجاہدوں ریاضتوں اور نفس کے ساتھ مسلسل جہاد کا ثمر حضور پاک ﷺ کی مجلس میں حضوری کی سعادت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ صوفیاءِ کرام حیات النبی کے قائل ہیں کہ وہ حضور پاک ﷺ کا بالمشافہ دیدار کرتے ہیں۔ نظریاتی اختلاف رکھنے والے اس گروہ کے لئے یہ توہین رسالت ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ کا وصال ہو گیا اور اب اُن کے دیدار کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا ہے (تفصیل کے لئے ان کی کتب ملاحظہ فرمائیں)۔ وہ اس بنیاد پر

توہین رسالت کا مقدمہ قائم کردیتے ہیں کہ یہ (درویش) محض جھوٹ بول رہا ہے اور حضور پاک ﷺ کی توہین کر رہا ہے۔ عدالت میں جج صاحبان جو تصوف یا روحانیت کی الف بے بھی نہیں جانتے وہ دانستہ یا نادانستہ توہین رسالت میں سزا سُنا دیتے ہیں۔ اور اس طرح .... یہ گروہ اپنی دانست میں ثابت کردیتا ہے کہ یہ سب جھوٹ اور من گھڑت قصے ہیں جو صدیوں سے چلے آرہے ہیں۔ اس عدالتی کاروائی میں جہاں ضرورت محسوس ہو یہ بے دریغ جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک جنگ اور محبت میں سب جائز ہے۔ تب یہ بھول جاتے ہیں کہ جھوٹوں پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔

ایک پریس کانفرنس میں حضرت گوہر شاہی سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ کی حضور ﷺ سے کتنی بار ملاقات ہوئی۔ آپ نے جواب دیا: بے شمار مرتبہ۔ پوچھا گیا کہ کیا خواب میں ملاقات ہوئی۔ جواب میں فرمایا: بالمشافہ ملاقات ہوئی۔ اس بنیاد پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولوی حمادی کی طرف سے حضرت گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت 295-abc کے تحت مقدمہ دائر کردیا گیا۔ اور آپ کی عدم موجودگی میں عدالت کی طرف سے اس مقدمہ کی سزا بھی سنادی گئی۔

295abc کے بارے میں حضرت گوہر شاہی کا نقطہ نظر:

حضرت گوہر شاہی سے استفسار کیا گیا کہ آپ توہین رسالت قانون کے خاتمے کے لئے کیوں کوشاں ہیں؟

حضرت گوہر شاہی نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

''جہاں تک قانون توہین رسالت کا معاملہ ہے ہم حلفیہ اس الزام کی ایک بار پھر تردید کرتے ہیں کہ ہم قانون توہین رسالت کے خلاف ہیں۔ اور نہ ہی اس قانون میں کسی قسم کی ترمیم چاہتے ہیں۔ بلکہ ہماری جدوجہد کا مقصد مذکورہ قانون کے غلط استعمال کا سدّ باب کرنا اور بے گناہوں کو انصاف کی فراہمی ہے۔

کیونکہ مملکت خداداد پاکستان میں توہین رسالت کے قانون کو ایک مذہبی گروہ (مجلس تحفظ ختم نبوت) اپنی جماعت کی طاقت کے بل بوتے پر دوسرے مسلک اور مذاہب کے لوگوں کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ اب تک بے شمار بے گناہ لوگ فقط اس بات پر عمر قید اور موت کی سزائیں پا چکے ہیں کہ ان کے نظریات اس مخصوص گروہ سے متصادم ہیں۔ **یہ انتہا پسند طبقہ اپنی مرضی کے عقائد کے فروغ اور اپنے گستاخانہ نظریات پر سے عوام کی توجہ ہٹانے کیلئے توہین رسالت کے قانون 295-abc کے ذریعے بے گناہ عاشقانِ رسول ﷺ اور درویش صفت اہل تصوف کو پابند سلاسل کر کے اپنے مذموم مقاصد حاصل کر رہا ہے جبکہ انتظامیہ میں بے قصور لوگوں کی کوئی شنوائی نہیں۔**

کوئی اخبار 295-abc کے تحت درج مقدمات کی حقیقت شائع کرنے کو تیار نہیں۔ اکثر اخبارات ورسائل بھی انہی لوگوں کے زیر اثر ہیں۔ باقی خوف کا شکار ہو کر خاموش ہیں۔ یہ حقائق ہم آپ تک پہنچا رہے ہیں کہ اس ستم کا مزہ ہم سب نے چکھا ہے اور کل آپ بھی اس کا شکار ہو سکتے ہیں کہ توہین رسالت کے جھوٹے الزام میں کس قدر بدنامی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم اس قانون کے خلاف نہیں بلکہ اس کے غلط استعمال کے خلاف ہیں جس کا اس مخصوص گروہ نے فائدہ اُٹھایا ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن خود جلاتے ہیں اور خود ہی گواہ بن کر دوسروں کو پھنساتے ہیں۔

گوجرانوالہ میں ایک حافظ قرآن کو کچھ اسی طرح کا الزام لگا کر سنگسار کر دیا گیا تھا۔ یہ لوگ مزارات اور تصوف کے سخت دشمن ہیں۔ **پاکستان میں مزارات کو ختم کرنے اور اولیاء کرام کی تعلیم کو عام ہونے سے روکنے کے لئے ان کے ہاتھ بزرگانِ دین کے گریبانوں تک پہنچ چکے ہیں۔**

اپنے مذموم مقاصد کے لئے کسی بھی شخص کو قتل کرنا ثواب سمجھتے ہیں خواہ اس کا تعلق کسی بھی فرقہ یا مذہب سے ہو۔ اگر اس قانون کے تحت درج کیے گئے مقدمات کا جائزہ لیں تو ایک مخصوص گروہ کے مولویوں کے کارنامے نظر آئیں گے۔ حکومت پاکستان کو اس کا پورا علم ہے اگر کوئی قدم اُٹھانا چاہتی ہے تو یہ لوگ اپنے گروہ کو سڑکوں پر لے آتے ہیں۔ انتظامیہ خوف کی وجہ سے ان کے خلاف اقدام نہیں کرتی۔

اگر حکومت کوئی قدم اُٹھانے سے پہلے ان مقدمات کے حقائق میڈیا کے ذریعے عام کر دے تو لوگ اصل حقائق سے واقف ہو کر اس گروہ کی ناکامی کے لئے ایک طاقت بن جائیں گے۔ کچھ عرصہ قبل جھوٹے مقدمات غلط طور پر درج کرائے گئے ہیں۔ جب تک عدالتوں میں کاروائی شروع ہوتی ہے تو اس وقت تک جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعے متاثرہ شخص کی عزت کا جنازہ نکالا جا چکا ہوتا ہے۔ ذہنی اذیت، پورا خاندان تباہ و برباد اور رسوا، حتیٰ کہ غاصب اس کی جائیداد پر قبضہ کر کے یا آگ لگا کر اپنے مذموم ارادے میں کامیاب ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس بربریت کی وجہ سے معصوم دِلوں میں نفرتیں اُبھر رہی ہیں اور بین الاقوامی سطح پر اسلام اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اس جدوجہد سے سب کا بھلا ہو جائے''۔

قانون توہینِ رسالت کے غلط استعمال کی کچھ مثالیں:

استفسار پر حضرت گوہر شاہی نے توہین رسالت کے غلط استعمال کی کچھ مثالیں دیتے ہوئے فرمایا:

1۔ **گوجرانوالہ کے حافظ سجاد** کو بھی اسی قسم کے الزام میں سنگسار کیا گیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ بے قصور تھا۔ تو مارنے والے کہنے لگے کہ غلط فہمی ہو گئی تھی۔ اب جا کر عدالت نے ان مجرموں کو صرف دس دس سال کی قید سُنائی ہے جبکہ انکی غلط فہمی کے اقرار سے حافظ سجاد کی جان واپس نہیں آ سکتی اور جب قتل ہوا ہے تو اس کے بدلے میں عدالت کو ان مجرموں کو سزائے موت ہی دینی چاہیے، تب انصاف ہو گا۔

2۔ دوسری مثال **لاہور جیل میں قید ابو محمد یوسف علی** کی ہے۔ ان کی جانب سے واضح بیان اور اشتہار چھپوانے کے باوجود جس میں اس نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کا ادنیٰ غلام کہا اور اُمتی تسلیم کیا اور حضور پاک ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اقرار کیا، مگر یوسف علی کے مخالفین کو زیادہ علم ہو گیا کہ اس نے نبوت کا اعلان کر دیا اور ختم نبوت کا منکر ہو گیا۔ جھوٹی گواہیوں سے عدالت نے اسے سزائے موت بھی سنا دی۔ اب بتاؤ! یوسف علی کس طرح دُنیا کو فیس (Face) کرے گا؟ کل، اپیل کے اندر اگر یوسف علی

بے گناہ ثابت ہو گیا تو اس کی سخت ترین ہونے والی بدنامی، زندگی کی تباہی کا ذمہ دار کون ہوگا؟ اسے پوچھنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔

3۔ جبکہ (اوکاڑہ کے) **صوفی شعبان** نے گاؤں کے چوہدری کا کوئی ناجائز حکم نہ مانا، زمین کا تنازعہ چل پڑا۔ چوہدری نے ایس ایچ او کو پیسہ کھلا کر ساری زندگی کے لئے توہین رسالت کے جھوٹے مقدمے میں پھنسا دیا۔ نہ اس کی ضمانت ہو سکتی ہے نہ اسے صفائی کا موقع ملے گا۔ سزائے موت یا کم از کم عمر قید تو اس کا مقدر ہو ہی گئی۔ پوری دُنیا سے صوفی شعبان کا رشتہ ٹوٹ گیا، ہم اور تم اسے (صوفی شعبان کو) گھر بیٹھے گالیاں دینے لگتے ہیں۔ نہ کوئی تحقیق کرتا ہے نہ اس سے کوئی ہمدردی کرتا ہے بلکہ اس کو جان سے مار دینے ہی کو ثواب سمجھتا ہے۔

4۔ **کراچی اورنگی ٹاؤن** میں قرآن جلانے کے الزام میں 295-abc کا مقدمہ بھی بغیر کسی تحقیقات کے **محمد ارشد** نامی نیم پاگل شخص کے خلاف درج کر لیا گیا جو اس مقدس قانون سے مذاق کے مترادف ہے۔

بس ہم یہی کہتے ہیں کہ ایف آئی آر (FIR) مکمل تحقیقات کے بعد درج کی جائے کیونکہ پاکستان میں جو کچھ آٹھویں کلاس پاس پولیس والا ایف آئی آر (FIR) میں درج کر دیتا ہے ملزم کی قسمت بھی داؤ پر لگ جاتی ہے۔

اسی طرح ہم (ریاض احمد گوہر شاہی) پر بھی تین (3) جھوٹے توہینِ رسالت کے مقدمات قائم کئے گئے جبکہ آج تک کوئی بھی ثبوت کسی قسم کا کوئی شخص پیش کرنے سے قاصر ہے، مثلاً اعلان نبوت، گستاخی رسالت ﷺ ،توہینِ قرآن یا اس کے علاوہ اور کچھ بھی۔ مگر پھر بھی عدالت اپنا فیصلہ جھوٹی گواہیوں اور جھوٹے مقدمے پر سُنا چکی ہے۔ دوسرے مقدمے چل رہے ہیں۔ اس کے علاوہ انجمن سرفروشانِ اسلام کے سو (100) سے زائد افراد کے خلاف بھی 295-abc کے تحت جھوٹے مقدمے قائم ہیں۔

اس کے علاوہ بے شمار بے گناہوں کی لسٹ آپ کو ادارہ امن وانصاف کے آفس سے مل جائے گی جن میں سے کچھ مر گئے، کچھ قید ہوئے، کچھ سسکتی ہوئی زندگی گزار رہے ہیں۔

پہلے اقلیتوں کے اوپر یہ حربہ استعمال ہوتا تھا تو ہم یہ سمجھتے تھے کہ شاید غیر مسلم نے گستاخی کر دی ہوگی۔ مگر حکومت کا کام انصاف دینا ہوتا ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا فرقے سے ہو۔ دوسرا کردار اخبارات کا ہے۔ اگر غلط رپورٹنگ ہوئی تو اس کی شخصیت کا جنازہ ہی نکل جاتا ہے۔

اللہ کے گھر کل ان سب کی پکڑ ہوگی جو جو انسانیت کے قتل میں مددگار ہوئے۔ ہم سب متاثرین مل کر یہ جدوجہد اُس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک بلا تفریق رنگ ونسل ہر بے گناہ کو 295-abc سے بری نہیں کر دیا جاتا، جھوٹے مقدمات واپس نہیں لیے جاتے اور اس کا غلط استعمال بند نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے ہم ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔"

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل